OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
ISSN (Online): 2791-0067
https://aisbbu.com/

امام زفر بن ھذیلؒ (م ۱۵۸ھ) کا تعارف، اجتہاد اور قیاس

Imam Zufar bin Huzail's Life History and his description of Ijtehad (Diligence) and Qiyas (Analogy)

Yousaf Khan
Ph.D. Scholar, Islamic Studies Department, Qurtuba University, Peshawar
q.yousafkhan@gmail.com

Prof. Dr. Sayyed Mubarak Shah
Ex. Professor, University of Peshawar, Peshawar

Abstract

Imam Zufar's family tree, birth, education and training have been mentioned. Imam's eminent mentors and disciples have been covered. The influence of jurisprudence (fiqh) was dominant on him. He was well-versed in the teaching of hadith. He had also command over analogical reasoning and was a well-known preacher of his time. He preferred lexical analysis over imitation. He kept aside worldly affairs and adopted asceticism. He preached what was right. He was careful in all matters of fiqh. He has trustworthy narrators. To have command over his analogical reasoning, some of the topics of analogy, from the book Hidaya are given.

Key words: *Imam Zufar, Ijtehad (Diligence), Qiyas, fiqh, Hidaya.*

عہدِ صحابہ رضی اللہ عنھم سے مسائل کے اندر اختلافِ آراء کا سلسلہ جاری ہے۔ان اختلافات کے اسباب سے متعلق مندرجہ ذیل اُمور سامنے آئے ہیں۔

۱، قرآن و حدیث کے الفاظ کے معانی سمجھنے میں اختلاف کا پایا جانا۔

۲، کسی مسئلہ کے جواب میں صحابہ رضی اللہ عنھم کے منصوص علم میں اختلاف کا پایا جانا۔

۳، فقہاء کے طریقِ استنباط میں اختلافِ مسالک کا پایا جانا۔

ابتداء میں اختلاف خفیف تھا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسائل میں اختلافات بڑھتے گئے۔یوں تدوینِ فقہ کی اشد ضرورت محسوس کی جانے لگی۔۱۲۵ ہجری تک اسلامی دنیا کی تہذیب و تمدن میں بڑی وسعت پیدا ہو چکی تھی۔اہلِ اسلام کو دنیا کے متمدن اقوام کی تہذیب و تمدن اور علوم سے سابقہ پڑ رہا تھا۔نئے حالات اور مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کے نظریۂ اجتہاد اور فروعی مسائل میں اختلافات بڑھتے جا رہے تھے۔ان حالات میں امام ابو حنیفہؒ کو سب سے پہلے فقۂ اسلامی کی تدوین کا خیال پیدا ہوا۔امام ابو حنیفہؒ اہلِ علم کی ایک جماعت کے ساتھ تدوینِ فقہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

فقہی اجتہادات محض فقہاء کی آراء سمجھنا، اُن لوگوں کے خیالات ہیں، جو ان کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ یہ اجتہادات قرآن و سنت میں پوشیدہ احکام کی وضاحت کرتے ہیں۔ مجتہدین نصوص کے الفاظ اور معانی سے احکام کا استنباط کرتے ہیں۔ فقہاء جو احکام مستنبط کرتے ہیں، وہ شریعت ہی کی نمائندگی کرتے ہیں ۔اس لئے کہ وہ احکام نصوصِ وحی سے ماخوذ اور اسی پر مبنی ہوتے ہیں۔اسلامی قانون میں فقہاء کے اجتہادات، محض ایک عقلی فلسفہ نہیں ہے، بلکہ ان کے اجتہادات اور نصوصِ وحی کے مابین موجود تعلق، وحی کی حاکمیت اور اجتہاد کی محکومیت پر مبنی ہے۔

دوسری صدی میں جب فقہ کی تدوین و ترتیب شروع ہوئی، تو اس فن میں امام ابو حنیفہؒ بانی کہلائے۔ فقہ حنفی محض ایک شخصی رائے نہیں ہے، بلکہ چالیس علماء کی جماعتِ شوریٰ نے اسے ترتیب دیا ہے۔ان چالیس ممتاز ہستیوں میں سے ایک زُفر بن ھذیلؒ بھی تھے۔امام زُفرؒ طبقۂ مجتہدین فی المذھب میں شامل تھے۔اس طبقہ کے فقہاء اپنے اماموں کے وضع کردہ قواعد پر مسائل کا استنباط کرتے تھے۔اُصول اور قواعد میں ان کا اپنے امام سے کوئی ختلاف نہیں ہوتا تھا۔ شریعت کے بعض احکام ایسی دلیلوں سے ثابت ہیں، جن کے اسناد درست ہونے کا یقین نہیں کیا جا سکتا۔ایسے احکام کے مندرجہ ذیل وجوہات ہو سکتے ہیں۔

CC BY

۱، جن ذرائع سے بعض احکام ہم تک پہنچے ہیں، ان میں بعض افراد غیر معتبر یا کم معتبر سمجھے گئے ہیں۔

۲، جن احکام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں یقینی طور پر یہ فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ کونسا عمل اور قول پہلے زمانے کا تھا اور کونسا عمل اور قول بعد کے زمانے کا تھا۔

۳، یہ احکام اگرچہ یقینی دلائل سے ثابت ہوتے ہیں، لیکن قرآن وحدیث میں، جو تعبیر اختیار کی جاتی ہے، ان میں ایک سے زائد معنوں کا احتمال ہوتا ہے۔

۴، بعض احکام قیاس پر مبنی ہوتے ہیں۔ جن میں قیاس کی بعض جہات پائی جاتی ہیں۔

۵، بعض احکام عُرف اور مصلحت کی بنا پر دیئے جاتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عُرف اور مصلحتوں میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔

مذکورہ بالا مسائل میں فقہاء کے درمیان اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔ یہ اختلاف فطری ہے اور اس میں اُمت کے لئے رحمت بھی ہے، اگر کسی زمانے میں ایک رائے پر عمل کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، تو اختلافِ رائے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے، دوسرے نقطۂ نظر کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ یوں اُمت کو دُشواریوں سے بچانے میں مدد ملتی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنھم نے فروعی مسائل میں اختلاف کیا ہے، لیکن آپس میں ایک نے دوسرے کو خطاکار نہیں کہا اور نہ ہی اس اختلاف کی بنیاد پر آپس میں دُشمنی اور جنگ کی نوبت آئی۔ ان کے مابین اختلاف اولیٰ اور افضل کا تھا، حق و باطل اور صحیح وغلط کا نہیں تھا۔ یہی حال فقہاء اور مجتہدین کا ہے کہ ان میں فروعی مسائل میں، جو اختلاف واقع ہوا ہے، وہ حق و باطل کا نہیں ہے بلکہ اولیٰ وافضل اور راجح ومرجوح کا اختلاف ہے۔

نام و شجرۂ نسب:

آپ کا نام زُفر ہے۔ عربی میں "زُفر" کے کئی معانی ہیں، جیسے شیر، بہادر، سمندر، بہت پانی والا دریا اور سردار (۱)۔ آپ کے والد کا نام "ھذیل" ہے اور آپ کی کنیت ابوھذیل ہے (۲)۔ آپ کا شجرۂ نسب یوں بیان ہوا ہے۔ زُفر بن الھذیل بن قیس بن سلیم بن مکمل بن ذھل بن ذؤیب بن جذیمہ بن عمرو بن منجور بن جندب بن مر بن اُدبن طانجہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ (۳)

ولادت:

امام زُفرؒ ۱۱۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ (۴)

ھذیل کی اولاد:

ھذیل کے تین بیٹے تھے۔ ان کے نام زُفر، ھرثمہ اور کوثر ہیں۔ (۵)

تعلیم و تربیت:

امام زُفرؒ کے طالب علمی کا زمانہ تین ادوار پر مشتمل ہے۔ پہلے دور میں امام زُفرؒ نے حفظِ قرآن کے بعد قرائت اور تفسیر میں مہارت حاصل کی۔ دوسرے دور میں حدیث کا علم نامور محدثین سے حاصل کیا۔ تیسرے دور میں امام ابو حنیفہؒ کی خدمت میں علمِ فقہ حاصل کرنے کے لئے، حاضر ہوئے۔ امام زُفرؒ علمِ فقہ میں اس حد تک کمال کو پہنچے کہ امام ابو حنیفہؒ کے بعد، ان کے حلقۂ درس کے جانشین مقرر ہوگئے۔ (۶)

شیوخ:

امام زُفرؒ نے اعمش، سلیمان بن مہرانؒ، اسماعیل بن ابی خالدؒ، محمد بن اسحٰقؒ، حجاج بن ارطاۃؒ اور امام ابو حنیفہؒ سے حدیث کی روایت کی ہے (۷)۔ ان کے علاوہ یحیٰ بن سعید الانصاریؒ، زکریا بن زائدہؒ، سعید بن عروبہؒ اور ایوب سختیانیؒ آپ کے مشہور اساتذہ میں شامل ہیں۔

تلامذہ:

امام زُفرؒ سے مندرجہ ذیل شخصیات حدیث روایت کرتے ہیں:

حسان بن ابراھیم الکرمانیؒ، اکثم بن محمدؒ، عبدالواحد بن زیادؒ، ابو نعیم الملائیؒ، النعمان بن عبدالسلام التیمیؒ، الحکم بن ایوبؒ اور مالک بن فدکؒ (۸)۔ ان کے علاوہ

عبد اللہ بن مبارکؒ، امام وکیع بن الجراحؒ، سفیان بن عیینہؒ، محمد بن الحسن شیبانیؒ، شقیق بن ابراھیمؒ اور ابو نعیم فضل بن دکینؒ، امام زُفرؒ کے مشہور رفقاء اور تلامذہ میں شامل ہیں۔

علمِ فقہ کا غلبہ:

زُفر بن ھذیلؒ ابتداء میں، علمِ حدیث سیکھنے کی طرف متوجہ تھے، لیکن بعد میں فقہ کا اثر، ان پر غالب آگیا اور فقہ ہی کی جانب اس کی نسبت مشہور ہوگئی(۹)۔ زُفر بن ھذیلؒ اپنے دور کے بڑے فقیہ تھے۔ امام ابو حنیفہؒ کے ساتھی اور شاگرد تھے۔(۱۰)

علمِ حدیث میں مہارت:

امام ذھبیؒ "سیر اعلام النبلاء" میں لکھتے ہیں کہ امام زُفرؒ، امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں میں سے، سب سے بڑے تھے۔ علم اور عمل دونوں کے جامع تھے اور فنِ حدیث میں مہارت رکھتے تھے(۱۱)۔ امام زُفرؒ کے علمِ حدیث میں مہارت سے متعلق، ابو نعیمؒ فرماتے ہیں کہ میں امام زُفرؒ پر احادیث پیش کرتا تھا۔ امام زُفرؒ فرماتے یہ فلاں حدیث ناسخ ہے۔ اس حدیث کو مسئلہ کے اثبات کے لئے بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے اور یہ حدیث متروک ہے۔(۱۲)

امام زُفرؒ کا زُہد اور وفات:

ملیح بن وکیعؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ امام زُفرؒ اللہ سے بہت ڈرنے والے تھے۔ اچھے انداز سے قیاس کرنے والے تھے۔ بہت کم لکھتے تھے، جو کچھ بھی لکھتے اسے یاد کر لیتے تھے(۱۳)۔ امام زُفرؒ کی کنیت ابو خالد اور ابو ھذیل تھی۔ اہلِ صفیان میں سے تھے۔ جب اس کا بھائی فوت ہوگیا، تو اس کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ جب موت کا وقت قریب آگیا، تو امام ابو یوسفؒ اور کچھ لوگ اس پر داخل ہو کر کہنے لگے کہ اے ابو ھذیل! اگر وصیت کرنا چاہتے ہو، تو کر لو! اس پر امام زُفرؒ کہنے لگے کہ تم لوگ جو یہ مال دیکھ رہے ہو، تو یہ اس عورت یعنی میری بیوی کا ہے اور یہ تین ہزار درہم میرے بھائی کے بیٹوں کا ہے۔ نہ ہی مجھ پر کسی کا حق ہے اور نہ ہی میرا کسی پر حق ہے(۱۴)۔ امام زُفرؒ، خلیفہ مھدی کی خلافت کے ابتدائی دور، ۱۵۸ ہجری میں فوت ہوئے۔(۱۵)

امام زُفرؒ اور قیاس:

امام زُفرؒ کو قیاسی احکام میں نہایت ہی کمال حاصل تھا۔ امام ابو حنیفہؒ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے **"اقیس اصحابی"** یعنی امام زُفرؒ میرے شاگردوں میں سب سے زیادہ قیاس کرنے والے ہیں(۱۶)۔ امام زُفرؒ کی نمایاں خصوصیت ان کی قیاس میں مہارت ہے۔ لوگ اسی صفت سے امام زُفرؒ کو جاننے لگے۔ امام ابو حنیفہؒ بھی، قیاسی مسائل میں، امام زُفرؒ کے علم وفن کے معترف تھے۔(۱۷)

قیاس سے متعلق امام زُفرؒ کہتے ہیں کہ ہم قیاس اُسی وقت کرتے ہیں، جب ہم قرآن وحدیث میں کسی مسئلے سے متعلق کوئی دلیل نہیں پاتے۔ جب قرآن و حدیث سے دلیل ملتی ہے، تو قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں۔(۱۸)

بڑے فقیہ:

محمد بن عثمان بن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور چچا ابو بکر سے امام زُفرؒ کے بارے میں پوچھا، تو دونوں نے بتایا کہ امام زُفرؒ اپنے زمانے کے سب سے بڑے فقیہ تھے(۱۹)۔

علامہ شبلی نعمانیؒ نے امام زُفرؒ کے بارے میں یہاں تک فرمایا ہے کہ ان کا رُتبہ فقہ میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ مانا جاتا ہے(۲۰)۔

امام زُفرؒ کے نکاح میں، امام ابو حنیفہؒ حاضر تھے۔ اس موقع پر خطبہ دیتے ہوئے، امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ یہ زُفرؒ "امام المسلمین" ہیں۔(۲۱)

امام زُفرؒ کے قول پر فتویٰ:

فقہ حنفی میں امام زُفرؒ کے قول پر بیس مسائل میں فتویٰ دیا گیا ہے۔امام ابو حنیفہؒ،امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے ہوتے ہوئے،امام زُفرؒ کے قول کو مفتٰی بہ قول قرار دینا، فقہی مسائل میں امام زُفرؒ کی مہارت اور علمی عظمت کا اعتراف ہے۔(۲۲)

نظریۂ تقلید:

امام زُفرؒ میں اجتہاد کا مادہ اس قدر عروج پر تھا کہ ان کو اپنے اُستاد کے مسلک سے، بعض مسائل میں زبردست اختلاف تھا۔فقہ حنفی میں ،امام زُفرؒ کی رائے صرف بیس مسائل میں قبول کی گئی ہے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ امام زُفرؒ تقلیدِ محض کے قائل نہیں تھے بلکہ خود اجتہاد کرتے ہوئے مسلکے کے حل کی کوشش کرتے تھے۔(۲۳)

دنیا سے بے زاری:

امام زُفرؒ دنیا سے حد درجہ بے زار تھے۔ابراھیم بن سلمان کہتے ہیں کہ جب ہم امام زُفرؒ کی مجلس میں بیٹھتے ،تو ہماری ہمت نہ ہوتی تھی کہ دنیا کا تذکرہ کر سکیں۔جب اہلِ مجلس میں سے کوئی دنیا کا تذکرہ کرتا، تو امام زُفرؒ مجلس سے اُٹھ کر چلے جاتے۔(۲۴)

حق کی جانب رجوع:

امام زُفرؒ کی طبیعت میں عاجزی،انکساری اور حق کی جانب رجوع کرنے والی صفات موجود تھیں۔ تکبر،دوسروں کو حقیر سمجھنا اور اپنی ہی رائے کو حرفِ آخر سمجھنا، جیسی آفتوں سے محفوظ تھے۔طبیعت میں حق قبول کرنے کا جذبہ اور شوق اس قدر غالب تھا کہ حق واضح ہو جانے کے بعد،اپنی رائے سے رجوع کر کے حق کی جانب مائل ہوتے تھے۔خوفِ خدا رکھنے والوں کا ہمیشہ سے یہ وَصف رہا ہے کہ حق بات جب سامنے آتی ہے، تو اسے قبول کر لیتے ہیں۔قبولیتِ حق میں ملامت کرنے والوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ایک موقع پر جب امام زُفرؒ سے کہا گیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ شبہات کی وجہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے، لیکن قصاص کے بارے میں کہتے ہو کہ شبہ کے باوجود قصاص مان لیا جائے گا۔اعتراض کرنے والے نے جب امام زُفرؒ کے سامنے دلیل پیش کی کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ کافر کے قصاص میں مسلمان قتل نہیں کیا جائے گا(۲۵)۔اسی وقت امام زُفرؒ نے اپنی رائے سے رجوع فرمایا اور اعتراض کرنے والے سے کہا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے مسئلے سے رجوع کر لیا۔(۲۶)

امام زُفرؒ کے مفتٰی بہ مسائل کی کمی:

فقہ حنفی میں، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مقابلے میں، امام زُفرؒ سے مفتٰی بہ مسائل میں کمی کی وجہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی وفات کے بعد ان کے مسندِ درس پر امام زُفرؒ کو بٹھایا گیا۔اس سے امام زُفرؒ کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں۔ایک ہی وقت میں علم کی جستجو رکھنے والوں کو سیراب کرنا، نئے پیدا ہونے والے مسائل کا حل تلاش کرنا اور فقہ حنفی پر معترضین کو جواب دینا، یہ سب ایسی اہم ذمہ داریاں تھیں کہ اس زمانے میں ان کو پورا کرنا، بذاتِ خود بڑی ہمت کی بات تھی۔مزید یہ کہ امام ابو حنیفہؒ کی وفات کے بعد صرف آٹھ سال تک امام زُفرؒ زندہ رہے۔لھٰذا ان کو اتنا موقع ہی نہ مل سکا کہ ان کی رائے مفتٰی بہ مسائل میں شامل کی جا سکے۔

امام زُفرؒ کی صلاحیت اور احتیاط:

فقہی مسائل اور قیاس میں امام زُفرؒ بہت احتیاط سے کام لیتے تھے۔کسی مسئلے کے بارے میں جلد بازی سے کام نہیں لیتے تھے، بلکہ مسئلہ کی حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کرتے تھے۔امام زُفرؒ کی صلاحیت اور احتیاط کے لئے بطور مثال مندرجہ ذیل مسئلہ پیش کیا جاتا ہے۔

ایک شخص (کو شک تھا کہ حالتِ نشہ میں اس نے بیوی کو طلاق دی ہے) امام ابو حنیفہؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے نبیذ پی لی تھی، مجھے یاد نہیں پڑتا کہ نشہ کی حالت میں، میں نے بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں؟ امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ وہ تیری بیوی ہے۔یہی سوال لے کر یہ شخص سفیان ثوریؒ کے پاس گیا۔سفیان ثوریؒ نے جواب دیا کہ جا کر اپنی بیوی سے رجوع کر لو۔اگر تو نے طلاق دی تھی، تو اس رجوع سے وہ تیری زوجیت میں آ جائے گی، لیکن اگر طلاق نہ دی تھی، تو رجعت تجھے کچھ نقصان نہ دے گی۔اس کے بعد وہ شخص یہی سوال لے کر شریک بن عبد اللہؒ کے پاس گیا۔اس شخص کو شریک بن عبد اللہؒ نے یوں جواب دیا کہ اپنی بیوی کے پاس جاؤ، اسے ایک طلاق دو اور پھر اس سے رجوع کر لو۔اس کے بعد مزید فتویٰ لینے کے لئے اس نے، امام زُفر بن ھذیلؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی سوال پوچھا۔امام زُفرؒ

نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تو نے میرے علاوہ کسی اور مفتی سے بھی یہ مسئلہ پوچھا ہے؟ یہ شخص کہنے لگا کہ امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا ہے۔ امام زُفرؒ نے جواب کے بارے میں دریافت کیا، تو یہ شخص کہنے لگا کہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جب تک طلاق دینے کا یقین نہ ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، لٰہذا وہ بدستور تیری بیوی ہے۔ امام زُفرؒ نے فرمایا یہی جواب درست ہے۔ پھر اس شخص سے پوچھا کہ امام ابو حنیفہؒ کے علاوہ بھی کسی سے پوچھا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ امام سفیان ثوریؒ سے پوچھا تھا اور اس کا جواب یہ تھا کہ جاؤ بیوی سے رجوع کر لو، اگر طلاق دی ہوگی، تو رجوع کرنے سے وہ دوبارہ تیری زوجیت میں آجائے گی اور اگر تم نے طلاق نہ دی تھی، تو رجعت تجھے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس پر امام زُفرؒ نے کہا کہ سفیان ثوریؒ نے تجھے بہت اچھا جواب دیا ہے۔ امام زُفرؒ نے پھر اس شخص سے پوچھا کہ ان کے علاوہ کسی اور سے پوچھا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ ہاں! شریک بن عبد اللہؒ سے پوچھا تھا اور اس نے جواب یوں دیا کہ جاؤ! اپنی بیوی کو ایک طلاق دو، پھر اس سے رجوع کر لو۔ یہ جواب سن کر امام زُفرؒ کو ہنسی آگئی اور کہنے لگے کہ میں تیرے اس واقع کو ایک مثال کی صورت میں بیان کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایک شخص ایک نالی کے پاس سے گزرا، جس کا پانی اس کے کپڑوں کو لگا۔ تو اس نے امام ابو حنیفہؒ سے مسئلہ پوچھا کہ اس کے کپڑے پاک ہیں یا ناپاک ہیں؟ امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ جب تک پانی کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو، تیرے کپڑے پاک ہیں۔ سفیان ثوریؒ نے جواب دیا کہ کپڑے کو دھوڈالو! اگر پانی ناپاک تھا، تو کپڑا دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر کپڑا پاک تھا، تو دھونے سے، اس کے نظافت میں مزید اضافہ ہوگا۔ شریکؒ نے یوں جواب دیا کہ جاؤ! پہلے اپنے اس کپڑے پر پیشاب کر لو، پھر اس کو دھوڈالو۔(۲۷)

اس واقع سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام زُفرؒ فتویٰ دیتے وقت کس قدر احتیاط سے کام لیتے تھے۔ دوسروں کی علمی تحقیق کو مثالوں سے درست یا غلط ثابت کرتے تھے۔ اپنے عہد کے علماء کی رائے کو دیکھتے ہوئے، حق سے قریب تر رائے پر فتویٰ دیتے تھے۔ رائے دینے میں کسی کی علمی قابلیت سے مرعوب نہ ہوتے تھے۔

ثقہ راوی:

امام زُفرؒ روایتِ حدیث میں ثقہ راوی تھے۔ اس سلسلے میں بعض اہلِ علم کی رائے یہ ہے:

۱، ابو نعیمؒ کہتے ہیں "**کان ثقۃ مأمونا**"۔(۲۸)

ترجمہ: امام زُفر بن ھذیلؒ ثقہ راوی تھے اور غلط روایات نقل کرنے سے مأمون اور محفوظ تھے۔

۲، یحیٰ بن معینؒ نے امام زُفرؒ کو ثقہ اور مأمون راوی کہا ہے۔(۲۹)

۳، مولانا شبلیؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے امام زُفرؒ کی تضعیف بھی کی ہے، لیکن وہ مبہم اور قابلِ اعتبار نہیں ہے۔(۳۰)

امام زُفرؒ کے قیاسی مسائل:

امام زُفرؒ قیاس میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ ان کے اکثر فقہی اختلافات کے لئے دلیل، قیاس ہے۔ امام زُفرؒ کے بعض قیاسی مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔ یہ تمام مسائل فقہ حنفی کی کتاب "ھدایہ" سے لئے گئے ہیں۔

۱، تیمم کے لئے احناف کے نزدیک نیت کرنا فرض ہے۔ امام زُفرؒ اسے فرض نہیں مانتے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح وضو کرنے کے لئے نیت کرنا فرض نہیں ہے، اسی طرح تیمم کے لئے بھی نیت کرنا فرض نہیں ہے۔ امام زُفرؒ اس مسئلے میں تیمم کو وضو پر قیاس کرتے ہیں۔

۲، نمازِ جمعہ کی امامت اگر مسافر، غلام اور مریض کر لیں، تو احناف کے نزدیک یہ جائز ہے۔ امام زفرؒ اسے جائز قرار نہیں دیتے۔ امام زُفرؒ کہتے ہیں کہ مسافر، غلام اور مریض پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔ اس لئے یہ لوگ جمعہ کی امامت نہیں کرا سکتے۔ امام زفرؒ ان لوگوں کو بچے اور عورت پر قیاس کرتے ہیں۔ عورتیں اور بچے جس طرح امامت نہیں کر سکتے، اسی طرح مسافر، غلام اور مریض بھی جمعہ کی امامت نہیں کر سکتے۔

۳، اگر شوہر بیوی دونوں ایک ساتھ مرتد ہو گئے۔ پھر دونوں ایک ساتھ مسلمان ہو گئے، تو دونوں استحساناً اپنے سابقہ نکاح پر قائم ہیں۔ امام زُفرؒ کے نزدیک، ان کا نکاح باطل ہو گیا۔ اگر ارتداد کے بعد دونوں میں سے ایک مسلمان ہوا اور دوسرا اپنے ارتداد پر قائم رہا، تو پھر فقہ حنفی کے مطابق ان کا نکاح فاسد ہو گیا۔ امام زُفرؒ قیاس کرتے ہیں کہ جب شوہر بیوی میں سے ایک کا مرتد ہونا نکاح کے منافی ہے، تو دونوں کا مرتد ہونا بدرجہ اولیٰ نکاح کے منافی ہوگا۔ اس لئے کہ دو کے ارتداد کے ضمن میں ایک کا مرتد ہونا بھی پایا گیا۔

۴، اگر شوہر نے بیوی کے ہاتھ یا پاؤں کی جانب طلاق کو منسوب کیا اور یوں کہا کہ **"یدکِ طالق، رجلکِ طالق"** تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ امام زُفرؒ کے نزدیک طلاق واقع ہو گی۔ امام زُفرؒ قیاس کرتے ہیں کہ ہاتھ اور پاؤں وغیرہ اعضائے بدن سے نکاح کے بعد استفادہ کیا جاتا ہے۔ جس عضو سے استفادہ ممکن ہو وہ نکاح کا محل بن سکتا ہے۔ جو نکاح کا محل بن سکتا ہے، طلاق کا بھی محل بن سکتا ہے۔

۵، اگر حدود میں قاضی نے حد جاری کرنے کا فیصلہ سنا دیا، پھر حد جاری کرنے میں تاخیر ہو گئی، تو اب احناف کے نزدیک حد جاری نہیں کیا جائے گا۔ امام زُفرؒ کے نزدیک حد جاری کیا جائے گا۔ صورتِ مسئلہ میں امام زُفرؒ قیاس کرتے ہیں۔ ان کی رائے یہ ہے کہ جس طرح قضائے قاضی کے فوراً بعد حد جاری کرنے میں کوئی مانع نہیں ہوتا، اسی طرح قضائے قاضی کے بعد عرصہ گزر جانے سے بھی حد جاری کرنے میں کوئی بات مانع نہیں ہے۔

۶، احناف کے نزدیک اگر گھر کے اندر والے شخص نے مال اُٹھا کر گھر کے باہر پھینک دیا، پھر باہر نکل کر مال اُٹھا کر لے گیا، تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ امام زُفرؒ کے نزدیک اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ محض سامان پھینکنے سے حدِ سرقہ جاری نہیں ہوتا۔ امام زُفرؒ قیاس کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے گھر سے مال نہیں لیا اور باہر گلی میں پڑا سامان اُٹھا کر لے گیا، تو اس شخص کا ہاتھ حد میں نہیں کاٹا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص گھر سے سامان اُٹھا کر گلی میں پھینکتا ہے اور دوسرا شخص اسے اُٹھا کر لے جاتا ہے، تو سامان گلی میں پھینکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۷، احناف کے نزدیک چور نے چوری کی اور قاضی نے ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ بھی سنا دیا، لیکن ہاتھ کاٹنے سے پہلے بھاؤ اور قیمت گر گیا اور چوری شدہ سامان کی قیمت دس درہم سے کم ہو گئی، تو اس صورت میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ امام زُفرؒ کے نزدیک اس صورت میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ امام زُفرؒ کی دلیل قیاس ہے کہ جس طرح دس درہم کی چوری میں سے ایک درہم گُم ہو جانے کی صورت میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے، اسی طرح چوری کے سامان کی قیمت دس درہم سے کم ہونے کی صورت میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۸، احناف کے نزدیک اگر کسی نے کوئی چیز خرید لی اور اپنے علاوہ کسی دوسرے کے لئے خیار کی شرط لگائی، تو دونوں میں سے جو کوئی بھی بیع کو نافذ کرے گا، بیع نافذ ہو جائے گی اور جو کوئی بھی بیع کو ختم کرے گا، تو بیع ختم ہو جائے گی۔ امام زُفرؒ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ امام زُفرؒ کے نزدیک بیع میں جب خیار کو مشروط کیا جاتا ہے، تو یہ بیع کے لوازم اور اس کے احکام میں سے ایک حکم بن جاتا ہے۔ عاقدین یعنی خریدنے والے اور بیچنے والے کے لئے کسی تیسرے شخص کا عمل دخل مقتضائے بیع کے خلاف ہے۔ امام زُفرؒ قیاس کرتے ہیں کہ جس طرح غیر عاقد اور غیر مشتری پر قیمت کی شرط لگانا جائز نہیں ہے، اسی طرح غیر عاقد کے لئے خیارِ شرط لگانا بھی جائز نہیں ہے۔

۹، سودا خرید کر حاجیوں کی آمد، کھیتی کے کاشت کرنے، کھیتی کے کٹنے، انگور توڑنے اور اُون وغیرہ کاٹنے کے اوقات کے وعدوں پر قیمت دینا جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ چیزیں آگے پیچھے ہوتی رہتی ہیں۔ اگر کسی نے ان مدتوں کو میعاد بنا کر کوئی چیز فروخت کر دی، پھر ان مدتوں کے آنے سے پہلے خریدنے والا اور بیچنے والا، سودا مکمل کرنے پر راضی ہو گئے، تو یہ بیع جائز ہو گی۔ امام زُفرؒ کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے۔ امام زُفرؒ کے نزدیک جب ابتداء میں بیع فاسد ہو کر واقع ہوئی تھی، تو بعد میں وہ جواز میں تبدیل نہیں ہو گی۔ امام زُفرؒ قیاس کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی خاص مدت کے لئے نکاح کرتا ہے، پھر خود مدت کو ساقط کر دیتا ہے، تو احناف کے نزدیک یہ نکاح متعہ کہلاتا ہے اور اسے ناجائز کہتے ہیں۔ اسی طرح صورتِ مسئلہ میں بھی اگر مقررہ میعاد کو ختم کر دیا جائے، تو پھر یہ بھی بیع فاسد ہی ہو گا۔

۱۰، اگر کسی شخص نے غلام اور آزاد کو ایک ساتھ ملا کر بیچا یا ذبح شدہ بکری اور مردار بکری کو ملا کر ایک ساتھ بیچا، تو دونوں صورتوں میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بیع باطل ہے۔ حضرات صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ اگر بیچنے والے نے ہر ایک کی قیمت الگ الگ بیان کر دی ہو، تو پھر غلام اور ذبح شدہ بکری کی بیع جائز ہے۔ اگر غلام اور مدبر کو بیع میں ایک ساتھ جمع کیا گیا یا اپنے اور کسی دوسرے کے غلام کو ایک ساتھ ملا کر بیچ دیا، تو غلام میں اس کی قیمت کے اندازے سے بیع درست ہے۔ امام زُفرؒ کے نزدیک آزاد اور غلام کو ملا کر ایک ساتھ بیچنا، ذبح شدہ بکری اور مردار بکری کو ملا کر ایک ساتھ بیچنا، اپنے اور کسی دوسرے کے غلام کو ملا کر ایک ساتھ بیچنا اور غلام اور مدبر کو ملا کر ایک ساتھ بیچنا، یہ تمام صورتیں باطل ہیں۔ آزاد شخص اور مردار بکری مال نہ ہونے کی وجہ سے عقد کے تحت داخل ہی نہیں ہیں۔ اس لئے یہ بیع باطل ہے۔ امام زُفرؒ مدبر اور غلام، اسی طرح اپنے اور کسی غیر کے غلام کو، ایک ساتھ ملا کر بیچنے کو بھی باطل کہتے ہیں۔ اس دوسرے مسئلے کو پہلے

مسئلے یعنی آزاد اور غلام کو ملا کر ایک ساتھ بیچنے اور ذبح شدہ بکری اور مردار بکری کو ملا کر ایک ساتھ بیچنے پر قیاس کرتے ہیں۔ان کے نزدیک جس طرح پہلے مسئلے میں بیع باطل ہے،اسی طرح دوسرے مسئلے میں بھی بیع باطل ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1،عبدالحفیظ، مولانا، ابوالفضل، مصباح اللغات، ص327، لفظ زُفر، مکتبہ قُدوسیہ، اُردو بازار لاہور 1999ء

1,Abdul-Hafeez ,Mulana,Abulfazal,Misbahullughat,word zufar, p 327

2،ابنِ سعد، محمد بن سعد بن منیع، ابو عبداللہ، البصری، الطبقاتُ الکبریٰ، تحقیق احسان عباس، ج6، ص387، ط1، دار صادر، بیروت 1968ء

2,Ibne Saad,Muhammad bin saad bin Munee,Abu Abdullah,albasari, attabaqatulkubra, vol 6, p387

3، شمس الدین، ابی العباس، احمد بن ابی بکر خلکان (م 681ھ)، وفیاتُ الاعیان وابناء الزمان، تحقیق احسان عباس، ج3، ص6، 7، دار الثقافۃ، بیروت لبنان 1968ء

3,Shamsuddin ,Abil-Abbas,Ahmad bin Abi-Bakar khalkan,Wafayatulaayan

wa abna uzzaman, vol 3, p 6,7

4،الذھبی، شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان، ابو عبداللہ، (م748ھ)، سیر اعلام النبلاء، ج8، ص39، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت 1993ء

4,Azzahabi,Shamsuddin,Muhammad bin Ahmad bin Usman,Abu Abdullah, Seyar Alamunnubalaa, vol 8, p39

۵،ایضا

5, Ibid

6، قاسمی امانت علی، امام ابو حنیفہؒ سوانح وافکار، ص۱۹۸، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۲۰۱٦ء

6, Qasmi Amanat Ali,Imam Abu Hanifa sawanih wa afkar, p 198

7،الصفدی، صلاح الدین، خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، ج١٦، ص۲۵، حرف الزاء، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۲۰۰۰ء

7,Assafdi,Salahuddin,Khalil bin Aybak,Alwafi bil wafayat,vol 16, p25

8،الذھبی، شمس الدین، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج8، ص39،

8, Azzahabi,Shamsuddin,Muhammad bin Ahmad bin Usman,Abu Abdullah, Seyar Alamunnubalaa, vol 8, p39

9،ابنِ سعد، محمد بن سعد بن منیع، الطبقاتُ الکبریٰ، تحقیق احسان عباس، ج6، ص387،

9, Ibne Saad,Muhammad bin saad bin Munee,Abu Abdullah,albasari, attabaqatulkubra, vol 6, p387

۱۰،الصفدی، صلاح الدین، خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، ج١٦، ص۲۵، حرف الزاء،

10, Assafdi,Salahuddin,Khalil bin Aybak,Alwafi bil wafayat,vol 16, p25

۱۱، الذھبی، شمس الدین، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج8، ص39،

11, Azzahabi,Shamsuddin,Muhammad bin Ahmad bin Usman,Abu Abdullah, Seyar Alamunnubalaa, vol 8, p39

12، ایضا

12, Ibid

13، الصیمری، ابوعبداللہ، حسن بن علی (م ۴۳۶ھ)، اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص۱۰۹، ط۲، عالم الکتب، بیروت، لبنان ۱۹۸۷ء

13, Assaymari,Abu Abdullah,Hassan bin Ali,Akhbaro Abi Hanifa wa Ashabihi, p109

14، ایضًا، ص۱۱۱

14, Ibid, p 111

15، ایضا

15, Ibad

۱۶، شمس العلماء، مولانا شبلی نعمانیؒ، سیرت النعمان، ص۲۱۱، اسلامی کُتب خانہ، اُردو بازار لاہور سطن

16,Shamsul Ulamaa,mulana Shibli Numani,Seeratunnuman,p 211

17، العطاری، ابواطھر، مولانا محمد اظھر المدنی، امام زُفر بن ھذیلؒ، ص۶۵، مکتبہ فیضان شریف، وانادر بار مارکیٹ لاہور ۲۰۱۳ء

17,Alattari,Abu Athar,Mulana Muhammad Azhar Al Madani,Imam Zufar bin Huzail,p 65

18، محی الدین، ابو محمد، عبدالقادر بن محمد بن محمد القرشی الجعفی، (م۷۷۵ھ) الجواھر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ، ج۱، ص۳۲۹، میر محمد کُتب خانہ، کراچی سطن

18,Muhyeddin,Abu Muhammad ,Abdul Qadir bin Muhammad bin Muhammad Al Qurashi Aljufi,Aljawahirul Mudiyyah fi tabaqatilhanfiyyah, vol 1, p329

19، الصیمری، ابوعبداللہ، حسن بن علی، اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص۱۰۹

19, , Assaymari,Abu Abdullah,Hassan bin Ali,Akhbaro Abi Hanifa wa Ashabihi, p109

20، شمس العلماء، ، مولانا شبلی نعمانیؒ، سیرت النعمان، ص۲۱۰،

20, Shamsul Ulamaa,mulana Shibli Numani,Seeratunnuman,p 210

21، الصیمری، ابو عبداللہ، حسن بن علی، اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص۱۰۹

21, , Assaymari,Abu Abdullah,Hassan bin Ali,Akhbaro Abi Hanifa wa Ashabihi, p109

۲۲، العطاری، ابو اطھر، مولانا محمد اظھر المدنی، امام زُفر بن ھذیلؒ، ص ۶۱

22, Alattari,Abu Athar,Mulana Muhammad Azhar Al Madani,Imam Zufar bin Huzail,p 61

۲۳، گوندلوی، محمد یحیٰ، مولانا، داستانِ حنفیہ، ص ۱۲۰، ط۱، ادارۃ العلم، لاہور ۱۹۹۵ء

23,Gondalwi,,Muhammad yahya,mulana,Dastani Hanafiyyah,p120

24، محی الدین، ابو محمد، عبدالقادر بن محمد، الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، ج ۲، ص ۲۰۲

24, ,Muhyeddin,Abu Muhammad ,Abdul Qadir bin Muhammad bin Muhammad Al Qurashi Aljufi,Aljawahirul Mudiyyah fi tabaqatilhanfiyyah, vol 2, p202

۲۵، اس بات کے لئے اعتراض کرنے والے نے یہ حدیث بطور دلیل پیش کی: **عن أبا جحيفة قال: سألت عليا رضي الله عنه هل عندكم شيء مما ليس في القرآن ؟ وقال ابن عيينة مرة ما ليس عند الناس ؟ فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا إلا ما في القرآن إلا فهما يعطي رجل في كتابه وما في الصحيفة . قلت وما في الصحيفة ؟ قال العقل و فكاك الأسير وأن لا يقتل مسلم بكافر**۔ (البخاری، محمد بن اسماعیل (م۲۰۶ھ)، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الدیات، باب لا یقتل المسلم بالکافر، حدیث نمبر ۶۵۱۷، دار ابن کثیر الیمامہ، بیروت ۱۹۸۷ء

25,Albukhari,Muhammad bin Ismail,Aljamius Sahih lil Bukhari,Hadith no :6517

26، الذھبی، شمس الدین، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج8، ص41،40

26, , Azzahabi,Shamsuddin,Muhammad bin Ahmad bin Usman,Abu Abdullah, Seyar Alamunnubalaa, vol 8, p40,41

27، شمس الدین، ابی العباس، احمد بن محمد، وفیاتُ الاعیان وابناء الزمان، تحقیق احسان عباس، ج3، ص6،7

27, Shamsuddin ,Abil-Abbas,Ahmad bin Abi-Bakar khalkan,Wafayatulaayan

wa abna uzzaman, vol 3, p 6,7

28، الصفدی، صلاح الدین، خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، ج۱۶، ص۲۵، حرف الزاء

28, Assafdi,Salahuddin,Khalil bin Aybak,Alwafi bil wafayat,vol 16, p25

29،الذھبی، شمس الدین، محمد بن احمد، سیر اعلام النبلاء، ج8، ص39

29, , Azzahabi,Shamsuddin,Muhammad bin Ahmad bin Usman,Abu Abdullah, Seyar Alamunnubalaa, vol 8, p39

30، شمس العلماء، مولانا شبلی نعمانیؒ، سیرت النعمان، ص۲۱۱

30, Shamsul Ulamaa,mulana Shibli Numani,Seeratunnuman,p 211